دوسری اور آخری قسط

قطع رحمی، قرآن وحدیث کی روشنی میں

تالیف: شیخ محمد بن ابراہیم الحمد

ترجمہ: مولانا عبداللطیف معتصم

صلہ رحمی زیادتی عمر وفراخی رزق کا سبب:

حضرت انسؓ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کی عمر میں اضافہ وزیادتی اور اس کے رزق میں فراخی کر دی جائے تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔ زیادتی عمر فراخی رزق کے سلسلے میں حضرات علماء کرام نے فرمایا:

۱......زیادتی عمر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والے شخص کی عمر میں برکت، جسم میں قوت عقل میں وزن، عزم کو پختگی فراہم کر دیتے ہیں، چنانچہ اس کی زندگی خوبصورت وبہترین صفات کا مرقع بن جاتی ہے۔

۲......زیادتی سے مراد حقیقی زیادتی ہے لہٰذا جو شخص صلہ رحمی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دیتے ہیں اور اس کا رزق فراخ کر دیتے ہیں۔

اور کوئی انوکھی اور قابل تعجب بات نہیں، کیونکہ جس طرح صحت کیلئے تازہ ہوا، عمدہ غذا، اور جسم وجاں کے لئے دیگر اشیاء مقویہ طول عمر کے اسباب میں سے ہیں، اسی طرح صلہ رحمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے طول عمر کے لئے ایک سبب ربانی قرار دیا ہے، اس لئے کہ وہ اشیاء جو مرغوبات ولزائذ کے حصول کا سبب بنتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم کے اسباب'' ہیں جو کہ محسوسات کے قبیل سے ہیں۔ جن کا ادراک عقل سے ممکن ہے، اور دوسری قسم کے وہ اسباب ہیں جن کو قادر مطلق نے مقرر فرمائے، یہ تمام اسباب اور دنیا کے سارے کام اس کی مشیت کے تابع ہیں۔

بعض اوقات یہ بات لوگوں کو صحیح سمجھ نہیں آتی تو کہنے لگتے ہیں کہ جب رزق مقدر ہے، عمریں مقرر ہیں نہ کم ہوسکتی ہیں نہ زیادہ جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے'' **ولکل امة اجل فاذا جاء اجلهم لایستاخرون ساعة**

ولا یستقدمون: اب اس آیت اور حدیث میں کیسے تطبیق ہو؟ جواب یہ ہے کہ تقدیر کی قسمیں ہیں:

پہلی قسم: مشیت یا مبرم یا مطلق، یہ تقدیر لوح محفوظ میں ہوتی ہے اس میں کوئی تبدیلی وتغیر واقع نہیں ہوتی دوسری قسم: معلق ومقید، یہ تقدیر فرشتوں کے صحیفوں میں لکھی ہوتی ہے اور اس تقدیر میں کمی وزیادتی ہوتی ہے۔

حضرت شیخ الاسلام علامہ بن تیمیہؒ نے فرمایا: اجل کی دو قسمیں ہیں:

۱...... مطلق جس کو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ ۲......اجل مقید اور اسی سے حدیث (**من سره ان يبسط له في رزقه وينساله في اثره فليصل رحمه**) کا معنی واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ فلاں شخص کے لئے ایک مدت مقررہ لکھ دے اور فرماتے ہیں اگر صلہ رحمی کرے تو اس کی عمر اتنی اور اتنی زیادہ کردو، جب کہ فرشتہ نہیں جانتا کہ زیادہ ہوگا یا نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اس کے ''مال'' سے باخبر ہوتے ہیں لہٰذا جب وقت مقرر آتا ہے تو اس سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ پیچھے ہوسکتا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ۸/ ۵۱۷)

ایک اور مقام پر رزق کے متعلق ان سے پوچھا گیا کہ زیادہ ہوتا ہے کہ نہیں؟ تو جواب میں فرمایا رزق کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ اسے اتنا رزق دیا جائے گا یہ متغیر نہیں ہوتا۔ دوسری یہ کہ وہ رزق جو لکھ کر فرشتوں کو بتادیا ہے اسباب کے پیش نظر یہ کم زیادہ ہوتا ہے۔ پھر اسباب رزق منجملہ ان چیزوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما کر لکھ دیا ہے، سو اللہ تعالیٰ نے اگر یہ بات طے کردی ہو کہ فلاں بندے کو اس کی سعی اور محنت اور کمانے سے رزق ملے گا تو اس کو سعی وکسب کا طریقہ بھی سکھادیتے ہیں، اور وہ رزق جو اس کے لئے بغیر کسب کے مقرر کیا ہوتا ہے (جیسے وراثت کا مال) تو وہ اس کے پاس بغیر کسب کے آتا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ۸/ ۵۴۱)

اور ایسی صورتحال کا پیدا ہونا پہلے سے علم ہونے کے خلاف نہیں بلکہ اس میں صرف مسبب کو ان کے اسباب کے ساتھ مقید فرمایا ہے جیسے شکم سیری اور سیرابی کو کھانے پینے کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ لیکن کیا کوئی عاقل شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ مسبب کو اسباب کے ساتھ مربوط کرنا سبقت علم کے خلاف ہے یا یہ اس کے کسی بھی طرح منافی ہے؟ (تنبیہ الافاضل ص:۳۲)

صلہ رحمی: صلہ رحمی کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی توجہ کھینچتی ہے اللہ تعالیٰ نے جب تخلیق خلقت کی اور اس سے فارغ ہوئے تو صلہ رحمی کھڑی ہوئی......اور کہا یہ قطع رحمی سے پناہ مانگنے کا مقام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جی ہاں! کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اس شخص کے ساتھ تعلق رکھوں جو تیرے ساتھ تعلق رکھے، اور تعلق ختم کروں جو تیرے ساتھ تعلق منقطع کرے؟ کہنے لگی کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا بس یہ مقام تیرا ہے۔

صلہ رحمی دخول جنت بڑا سبب: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور کردے تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، نماز کی پابندی کرو اور زکوۃ کی ادائیگی

کرواور صلہ رحمی کرو۔

صلہ رحمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت: صلہ رحمی کرنا ایک ایسا کام ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، جیسا کہ باری تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، (**والذین یصلون ماأمر اللّٰہ بہ أن یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب**)

صلہ رحمی دین اسلام کے محاسن میں سے ہے: اسلام صلہ رحمی کی تعلیم، نیکی اور شفقت کا درس دیتا ہے صلہ رحمی کا حکم اور قطع رحمی سے منع کرتا ہے جو کہ مسلمانوں کی جماعت کو مربوط متحد کرنے کے ساتھ باہمی محبت کی تلقین کرتا ہے بخلاف دوسرے مذاہب باطلہ کے جس میں اس بات کا نہ کوئی لحاظ ہے نہ اہتمام۔ تمام شرائع سماویہ صلہ رحمی کا حکم دیتی ہیں، اور قطع رحمی سے منع کرتی ہیں جس سے صلہ رحمی کی منقبت وفضیلت واضح ہوتی ہے۔

صلہ رحمی اچھی تعریف کا سبب ہے: صلہ رحمی اچھی تعریف کا سبب، اچھے تذکرے کا باعث بنتی ہے، یہاں تک کہ دور جاہلیت کے لوگ بھی صلہ رحمی کرنے والے کی تعریف کرتے تھے اور صلہ رحمی کرنے والوں کے حق میں کلمات خیر کہتے تھے اعشی اسود بن المنذر بن یزید اللخمی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

عندہ الحزم والتقی وأسی الصرع — **وصلات الارحام قد علم الناس**

وحمل لمضلع الاثقال — **وفک الاسری من الاغلال**

ترجمہ: وہ صاحب دانش، تقوی اور مقابل کو زیر کردینے والے اور کمزوروں کے بوجھ اٹھانے والے تھے، نیز صلہ رحمی کرنے والے قیدیوں کو ان کی قید سے آزاد کردینے والے تھے جیسا کہ لوگوں کے علم میں ہے

صلہ رحمی باطنی محاسن کی علامت: صلہ رحمی باطن کی اچھائی، وسعت ظرف، حسن اخلاق، وفاداری اور اُقرباء کے ساتھ اخلاص پر دلالت کرتی ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے ''جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا تو آپ کے ساتھ کیسے اچھا سلوک کرسکتا ہے، جو ان کا دفاع نہیں کرتا تو وہ آپ کا دفاع بھی نہیں کرسکتا۔

رشتہ داروں میں محبت کا پھیلنا: صلہ رحمی کی وجہ سے محبت بڑھتی ہے، الفت پھیلتی ہے، رشتہ دار ایک جسم کی مانند بن جاتے ہیں پھر ان کی زندگی آرام دہ اور اُن میں خوشیاں بڑھ جاتی ہیں۔

صلہ رحمی کرنے والے کی عظمت شان: انسان جب اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے، اور ان کی عزت کرنے پر حریص رہتا ہے، تو پھر رشتہ دار بھی اس کا اعزاز واکرام کرتے ہیں اس کی توقیر وتعظیم کرتے ہیں، اسے اپنا سردار وقائد بنا کر خود اس کے مددگار بن جاتے ہیں،

ولم أر عزاً لامرء کعشیرۃ — **ولم أر ذلاً مثل نأی عن الأھل**

ترجمہ: رشتہ داری سے زیادہ عزت، آدمی کے لئے کوئی چیز نہیں......اور رشتہ داروں سے دوری اختیار کرنے سے زیادہ ذلت نہیں دیکھی۔

آپس میں صلہ رحمی کرنے والوں کی عزت: آپس میں صلہ رحمی کرنے والے اور محبت والفت رکھنے والے کی عظمت وعزت کی جاتی ہیں، ان کے ذکر خیر کا چرچا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ان کی ایک شان بن جاتی ہے، نہ انہیں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے، اور نہ ہی ان پر ظلم کرسکتا ہے۔ تو وہ معزز پڑوسی، محفوظ قوم بن جاتے ہیں، بخلاف ان کے جو قطع رحمی کرتے ہیں اور رشتہ داروں سے پیٹھ پھیرتے ہیں، وہ لوگ بے حیثیت اور ذلیل ہو کر رہ جاتے ہیں اور ان کو روز بروز ذلت اور رُائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

صلہ رحمی کو تقویت دینے والے اُمور: کچھ آداب اور امور ایسے ہیں کہ اُن کا ذکر کرنا صلہ رحمی کے سلسلے میں کافی مفید و مددگار معلوم ہو رہے ہیں۔

۱......صلہ رحمی پر مرتب ہونے والے آثار کا استحضار:

اشیاء کے ثمرات وفوائد کا جاننا، اور اچھے انجام کا استحضار رکھنا ہی کام کرنے کے بنیادی اسباب ہیں جس کے لئے وہ بھرپور کوشش میں لگا رہتا ہے۔

۲......قطع رحمی کے انجام میں غور وفکر کرنا: کہ قطع رحمی کا نتیجہ حزن وملال، حسرت وندامت، اور اسی طرح کی دوسری افسوس ناک چیزیں ہیں، اس میں غور کرنا قطع رحمی سے بچنے اور دور رہنے میں معین ومددگار ثابت ہوگا (ان شاءاللہ)

۳......اللہ تعالیٰ سے دعا: کہ اللہ تعالیٰ سے صلہ رحمی کرنے کی توفیق اور اقرباء کے ساتھ اچھا تعلق رکھنے کی دعا کرے۔

۴...... برائی کے مقابلے میں اچھائی کرنا: یہ ایسی خصلت ہے جو تعلق ومحبت کو باقی رکھتی ہے، رشتہ داروں کے ،ت کی حفاظت کرتی ہے چنانچہ آدمی کے لئے رشتہ داروں کی سختی اور برائی کا تحمل آسان ہو جاتا ہے......

اسی وجہ سے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا اے اللہ کے رسول! میں رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ قطع رحمی کرتے ہیں ان کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ علم والا معاملہ کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت والا معاملہ کرتے ہیں۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا "**فکانما تسفھم المل ولا یزال معک من اللہ ظھیر ما دمت علی ذلک.**" (مسلم ۲۵۵۸)

حضرت امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا: اس حدیث میں اس تکلیف کی جو اس کو رشتہ داروں سے پہنچتی ہے اس تکلیف کے ساتھ تشبیہ دی گی ہے جو گرم راکھ کھانے سے پہنچتی ہے جب کہ اس اچھائی کرنے والے کا کوئی نقصان نہیں بلکہ اس کے رشتہ داروں کے حصے میں قطع رحمی کرنے اور اسے تکلیف پہنچانے کی وجہ سے بہت بڑا گناہ آیا ہے۔

(ایک دوسرے قول کے مطابق): مطلب حدیث یہ ہے کہ آپ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے، اسے رسوا کرتے رہیں اور ان کی ذات کو ان کے ہی دلوں میں حقیر بنا دیں اپنے احسانات کے ذریعے سے۔ بُرے کرتوتوں کی رسوائی اور حقارت ان کی ذات پر ہی پڑیگی۔

(ایک تیسرے قول کے مطابق): مطلب حدیث یہ ہے کہ یہ جو لوگ اس کے احسان کی وجہ سے کھاتے ہیں ان کی مثال مَل کی طرح ہے جو کہ انتڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ درحقیقت یہ حدیث بہت بڑی تسلی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ رشتہ داروں کی طرف سے بداخلاقی کا شکار ہیں، نیکی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں۔ اور اس میں نیکو کاروں کو ہمت دلائی گئی ہے کہ وہ بلند اور اعلیٰ اخلاق پر قائم ودائم رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہیں ان کے مدد ونصرت کرنے والے اور بدلہ دینے والے ہیں۔

۵......معذرت پر عذر قبول کرنا: کیا ہی اچھا معاملہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا، حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائیوں نے کیا کچھ نہیں کیا تھا لیکن انہوں نے عذر خواہی کی تو عذر قبول کرلیا اور ان سے درگزر کیا اچھے طریقے سے، لعنت وملامت کی نہ انہیں کوئی تکلیف پہنچائی، اور نہ ڈانٹ پلائی بلکہ ان کے لئے دعا کی، اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مغفرت وبخشش کی دعا مانگی۔

۶......بغیر معذرت کے بھی ان سے درگزر کرنا اور ان کے عیبوں کو بھلانا، یہ ایک اچھی صفت اور شرافت نفس وعلو ہمت پر دلالت کرتی ہے، چنانچہ سمجھدار وعقلمند شخص رشتہ داروں سے عفوودرگزر کرکے ہمیشہ ان کے عیوب پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ گویا یاد ہی نہیں۔

۷......عاجزی ونرمی اختیار کرنا: یہ ایک ایسی صفت ہے کہ آدمی کو رشتہ داروں میں محبوب اور ان کے قریب کر دیتی ہے۔

سچ کہا ہے کسی نے: ترجمہ: جو شخص سرداری کا خواہشمند ہو تو اسے تقوی اور نرمی اختیار کرنی چاہئے، اور برائی کرنے والے کی طرف توجہ نہ دے اور ساتھی کی جہالت پر برداشت کا مظاہرہ کرے۔

۸......چشم پوشی اختیار کرنا: چشم پوشی اور تغافل (انجان پن) بڑے اور باعظمت لوگوں کے اخلاق میں سے ہے یہ ایسی چیز ہے جو محبت پیدا کرتی ہے۔ یقیناً یہ ایسی صفت ہے کہ دشمنی کو دبانے اور بغض وعناد کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے نیز شفاف شخصیت اور اس کی بلندی پر دلالت کرتی اور مرتبہ اور شان کو بلند کرتی ہے، بلکہ یہ چشم پوشی تو تمام لوگوں کے معاملے میں اچھی ہے اور رشتہ داروں کے معاملے میں تو بہت ہی اولیٰ ہے۔

ابن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے ساتھ ان کے ناپسندیدہ کاموں کے سلسلے میں چشم پوشی سے کام نہیں لیتا، ان کی اچھی چیز سے ترکِ توقع نہیں کرتا تو اس شخص کی زندگی مکدر ہونے کے زیادہ قریب ہے روشن ہونے کے بنسبت اور یہ دل میں ان کے بغض وعنا پیدا ہونے سے زیادہ قریب ہے بنسبت محبت ومودت پیدا ہونے کی۔

حضرت علی ابن اَبی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ترجمہ: میں بہت سی چیزوں سے چشم پوشی کر لیتا ہوں، اور میں چشم پوشی پر قادر ہوں، کوئی اندھا پن کی وجہ سے چشم پوشی اختیار نہیں کرتا لیکن بعض اوقات بینا شخص چشم پوشی اختیار کرتا ہے، اور بہت سی چیزوں کے متعلق بولنے کی قدرت

ہونے کے باوجود خاموشی اختیار کرتا ہوں اور بولنے کے سلسلے میں ہم پر کوئی امیر نہیں ہے۔

۹......خدمت کرنا: جان کے ذریعے جاہ ومال کے ذریعے: ۱۰......احسان نہ جتلانا اور بدلے کا طالب نہ ہونا: یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ صلہ رحمی کرنے والا بدلے کے مقابلے میں صلہ رحمی نہیں کرتا، اور بقاء تعلق ومحبت کا طریقہ یہ ہے کہ انسان رشتہ داروں کے ساتھ بخشش کا معاملہ کرے اور بدلے کا مطالبہ نہ کرے، اور یہ کہ اپنی عطا اور بخشش، یا بار بار تشریف آوری کا احسان ان پر نہ جتلائے۔

۱۱......رشتہ داروں کی طرف سے قلیل پر بھی نفس کو رضا مند کرنا: عقلمند اور کریم النفس شخص اپنا حق کامل اور پورا پورا وصول نہیں کرتا بلکہ تھوڑے پر راضی ہوتا ہے اور رشتہ داروں کی طرف سے جو کوتاہی ہوتی ہے اس سے عفو ودرگزر کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی وجہ سے ان کے دل اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور اس کی محبت ان کے ہاں باقی رہتی ہے۔

۱۲......حال وخیریت وعافیت معلوم کرنا اور ان کی طبیعت کے موافق معاملہ کرنا: بعض رشتہ داری تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں، سو اس کے لئے تو سال میں ایک مرتبہ دیدار کرنا اور ٹیلیفون پر گفتگو کرنا اس کے لئے کافی ہے، بعض صرف خندہ پیشانی اور بشاشت چہرہ سے خوش ہوتے ہیں، بعض اپنا حق کامل معاف کر دیتے ہیں، اور بعض بار بار آنے کے بعد راضی ہوتے ہیں، ان کے ساتھ انہیں کی حالت کے موافق معاملہ کرنا صلہ رحمی اور بقاء محبت میں معین ثابت ہوتا ہے۔

۱۳......رشتہ داروں سے بے تکلفی: یہ بھی صلہ رحمی کے سلسلے میں معین ثابت ہوتی ہے بلکہ صلہ رحمی پر ابھارتی ہے، رشتہ دار کے جب دیکھتے ہیں کہ فلاں شخص بناوٹی اور تکلف کرنے والا نہیں بلکہ بے تکلف ہے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرنے اور اس کی زیارت پر زیادہ اُنس ومحبت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

۱۴......زیادہ ڈانٹ پلانا: تاکہ رشتہ دار آنے سے مانوس ہوں اور اس سے خوش ہوں، کریم النفس شخص وہ ہے جو لوگوں کے حقوق ادا کرے، اور اگر کوئی اسکے حقوق میں کوتاہی کرے تو چشم پوشی کرے اور اگر کوئی قابل عتاب خطا کسی سے سرزد ہو بھی جائے تو عتاب میں نرمی وشفقت کا مظاہرہ کرلے۔

۱۵......رشتی داروں کے عتاب کو برداشت کرنا اور صحیح محمل پر اسے محمول کرنا: اہل فضل وکمال کی عادت یہ ہوتی ہے کہ ان کی مروت واخلاق کامل اور ان کی شان اعلیٰ ہوتی ہے۔ اپنے حلم حسن تربیت اور عمدہ اخلاق کی وجہ سے، لوگوں کے ساتھ فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب کوئی رشتہ داری سرزنش اور سختی کرتا ہے اس کے حق میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے، معتوب حضرات صحیح محمل پر محمول کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عتاب کرنے والا ہم سے محبت اور شفقت کر رہا ہے، ہمارے آنے پر حریص ہے وہ اس بات کو محسوس کر کے کوتاہی کرنے پر عذر خواہی کرتے ہیں، یہاں تک کہ اس کی تیزی اور شدت میں کمی آجاتی ہے، بعض لوگ محبت اور شفقت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود زیادہ ملامت کی وجہ سے انہیں اس کی تعبیر کرنا نہیں آتی۔ جبکہ کریم لوگ ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرتے ہیں اور ان کے کلام کو اچھے محمل پر

محمول کرتے ہیں، اور بزبان حال وہ کہتے ہیں اگر اسلوب بیان میں تم سے غلطی واقع ہوئی ہے مگر حسن نیت میں تم سے خطا واقع نہیں ہوئی۔

۱۶......رشتہ داروں کے ساتھ مزاح کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا: حالات وطبائع کا لحاظ کرتے ہوئے مزاح کرنا اور جو مزاح کا متحمل نہ ہو اس سے بالکل ہی مزاح نہ کرنا۔

۱۷......لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرنا: انتقام جوئی، لڑائی جھگڑے کی کثرت، بغض وغیرہ کا سبب بنتی ہے، آدمی کے لئے بہتر یہی ہے کہ رشتہ داروں سے مدارات کا معاملہ کرے اور ہر اس چیز سے دور رہے جس سے محبت کی روشن فضا مکدر ہوتی ہو۔

۱۸......اختلاف ہونے کی صورت میں ہدیہ پیش کرنے میں جلدی کرنا: کہ ہدیہ محبت پیدا کر کے بدگمانی کا دفاع کردیتا ہے اور دلوں کے گند کو نکال کر باہر کردیتا ہے۔

۱۹......اس بات کا استحضار کہ رشتہ دار جسم کا ایک حصہ ہیں: تیرے لیے ان سے کوئی چارہ کار نہیں ان کی عزت آپ کی عزت ہے ان کی ذلت آپ کی ذلت ہے۔ عرب کہتے ہیں: تیری ناک تیری ہے اگر چہ اس سے رطوبت جاری ہو، تمہاری اصل تمہاری ہے خواہ وہ خار دار ہو۔

۲۰......یہ بات پیش نظر رہے کہ رشتہ داروں سے دشمنی بہت شر انگیز ہے، سو اس میں نفع مند شخص نقصان اٹھانے والا ہے، اور انتقام لینے والا شکست خوردہ ہے۔

۲۱......ولیموں اور دعوتوں میں رشتہ داروں کو یاد رکھنا: اس کا طریقہ یہ ہے کہ رشتہ داروں کے نام اور ٹیلیفون نمبر اپنے پاس ایک ورقہ میں لکھ کر محفوظ کرے، جب دعوت کا موقع ہو تو اس ورقہ کو کھول کر دیکھ لے تمام رشتہ دار یاد آجائیں گے، پھر ان کے پاس جا کر، یا بذریعہ ٹیلیفون رابطہ کر کے دعوت دے دے، اس کے، باوجود اگر کوئی ر، جائے تو اس کے پاس جا کر معافی تلافی کرا کے حصول خوشنودی کے لئے بھرپور کوششیں جاری رکھے۔

۲۲......آپس میں صلح صفائی پر مُصر رہنا: رشتہ داروں کے لئے، خصوصاً ان لوگوں کے لئے جن کو اللہ تعالیٰ نے دلوں میں محبت عطا کی ہوئی ہے صلح پر اصرار کرتے رہنا بہت ضروری ہے کہ فساد ہونے کی صورت میں صلح صفائی کرنے کی کوششیں ہوں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہ لیں اس لئے کہ اگر آپس میں پیدا ہونے والے فسادات کو صلح صفائی کے ذریعے رفع دفع نہ کیا گیا تو وہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے کر پھیلتے چلے جاتے ہیں۔

۲۳......تقسیم میراث میں جلدی کرنا: تا کہ ہر ایک اپنا اپنا حصہ وصول کرلے اور جھگڑے ومطالبات کا سلسلہ نہ ہو اور رشتہ داروں کے درمیاں تعلقات خالص ہوں اور ہر قسم کے مکدرات سے خالی ہوں۔

۲۴......شرکت میں اتحاد واتفاق: جب رشتہ دار کسی معاملہ میں شریک ہوں تو ہر ایک کی کوشش یہ ہو کہ اتحاد واتفاق برقرار رہے، اور آپس میں محبت وایثار کو فروغ دیں، مشورے ومہربانی، صدق وامانت سے کام لیں، ہر ایک

ساتھی کے لئے وہ ہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرے اور ہر چیز کے منافع ومضرات سے واقف رہے۔ ہر قسم کے مشکلات کے حوالے سے نہایت واضح انداز پر بحث ومباحثہ کریں، مشکلات کے دفعیہ کی کوشش کریں، کام میں مخلص رہیں، ایک دوسرے سے چشم پوشی کریں، اور بہتر بات یہ ہوگی کہ آپس کے معاملات میں جو چیزیں ہیں ان کو لکھ کر رکھیں۔

جب اس طریقہ کار پر کاربند ہوں گے تو آپس میں شفقت پیدا ہوگی، محبت کو فروغ ہوگا، اور مشترکہ کاروبار میں برکت ہوگی۔

۲۵......معیاری اجلاس: ماہانہ یا سالانہ وغیرہ اجلاس رکھیں، اس میں خیر وبرکت ہوتی ہے، آپس میں تعارف، تعلق اور خیر خواہی کا موقع ملتا ہے جب کہ اس کے منتظم اہل علم حضرات ہوں۔

۲۶......صندوق قرابت: جس میں رشتہ داروں کے تبرعات ومترک چیزیں جمع کئے جائیں اور کسی آدمی کو اس کا نگران مقرر کر دیا جائے، جب خاندان والوں میں سے کسی کو شادی بیاہ، اور دیگر مصائب وآفات میں پیسوں کی ضرورت پڑے تو ان کی مدد ان پیسوں کے ذریعہ سے کی جائے، اس کی وجہ سے محبتیں والفتیں بڑھیں گی۔

۲۷......گائڈ بک: رشتہ داروں کے لئے بہتر یہ ہے کہ ان میں سے کوئی آدمی ایک گائیڈ بک لکھے جو تمام رشتہ داروں کے ناموں اور پتوں اور فون نمبرز پر مشتمل ہو، پھر اس کو طبع کر کے تمام رشتہ داروں میں تقسیم کر دے، یہ طریقہ صلہ رحمی کے لئے معین ثابت ہوگا۔ سلام دعا، تمام دعوتوں اور ولیموں میں اور اسی طرح دوسرے مواقع میں یاد کرنے میں آسانی ہوگی۔

۲۸......تکلیف اور مشقت میں مبتلا کرنے سے بچے: ہر اس چیز سے بچنے کی کوشش کرے جو اس نتیجے پر پہنچائے، اس لئے کہ انسان ہمیشہ راحت کا طلبگار رہتا ہے اور جس چیز میں تکلیف ہو اس سے بچتا ہے، لہٰذا اپنے رشتہ داروں کے حالات کا لحاظ رکھنا چاہئے اور انہیں کسی ایسی چیز میں مبتلا نہ کریں جو انہیں مشقت میں ڈال دے، اور نہ ہی ان کی تھوڑی بہت کوتاہیوں پر ایسی ملامت کرے جسے برداشت کرنے کی ان میں سکت نہ ہو۔

۲۹......مشورہ کرنا: رشتہ داروں کے لئے مناسب بات یہ ہے کہ ان کے لیے مجلس شوری ہو، ایسی کمیٹی ہو جو پیش آنے والے مسائل میں رشتہ داروں سے باہمی مشورہ کرے۔ جس میں ایک طرف اگر اجتماعیت کی حفاظت ہے تو دوسری طرف تمام کام حکمت اور رضامندی کے ساتھ طے ہوتے ہوں۔